روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 16 جون 2011ء 13 رجب 1432 ہجری 16 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 137

وضو اور نماز کی الہامی تعلیم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

آغاز وحی کے وقت جبریل میرے پاس آئے اور مجھے وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 16833)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نماز میں دعا اور تضرع

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے جیسے کہ ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے۔ ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں؛ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ۔ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولتی، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے، اس لئے سورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بناوے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے۔ اسی طرح سے چاہئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔

پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے۔ نماز میں لذت کہاں۔؟

یہ ضروری بات نہیں ہے کہ دعائیں عربی زبان میں کی جاویں؛ چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے، اس لئے چاہئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص انس ہوتا ہے اور پھر وہ اس پر قادر ہوتا ہے۔ دوسری زبان سے خواہ اس میں کس قدر بھی دخل اور مہارتِ کامل ہو، ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ اپنی مادری زبان ہی میں دعائیں مانگے۔

(ملفوظات جلد اول ص402)

وضو اور نماز

نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہوجاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو، تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں کیا برائی ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔

دعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے، اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے بھی کم میں ادا ہوجاتی ہیں۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی ایمان ہوتا، قوی تو ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا، تو یہ حالت کیوں ہوتی اور یہاں تک نوبت کیوں پہنچتی۔

(ملفوظات جلد اول ص 407)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

قرآن کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

☆ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 265)

☆ ''قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 245)

(نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مشعل راہ

انصاف اور سچائی پر مبنی عہد کا خدا خود ضامن ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 27فروری 2004ءمیں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ(۔) (سورۃ النحل آیت :92)اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جو تم عہد کرتے ہو اس کو بھی پورا کرو اور جو تمہارے آپس میں معاہدات ہوتے ہیں ان کو بھی مت توڑو، یعنی جب تم خدا تعالیٰ کو ضامن کر کے کسی انسان سے معاہدہ کرو تو اس کو ضرور پورا کرو کیونکہ تم خدا تعالیٰ کو ضامن مقرر کر چکے ہو۔پس خدا کا نام لے کر کئے گئے معاہدے کو اگر تم توڑو گے تو گویا خدا تعالیٰ کو بدنام کرنے والے ہو گے اور خدا تعالیٰ کو غیرت آئے گی اور اسے تمہیں سزا دینی پڑے گی فرمایا کہ اس عہد کو پورا کرو جس میں تم نے اللہ تعالیٰ کو ضامن مقرر کیا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے عہد پورے نہ کرو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ خدائی عہد میں سچ بولنا شامل ہے۔ بلکہ ان الفاظ سے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انہی عہدوں کی پابندی انسان پر فرض ہے کہ جن کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور جن عہدوں کا ضامن اللہ تعالیٰ نہ ہو ان کا پورا کرنا غیر ضروری ہی نہیں بلکہ گناہ بھی ہے۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ عہد جو انصاف اور سچائی پر مبنی ہے اس کا اللہ تعالیٰ ضامن ہوتا ہے، چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔جو بھی عہد انصاف اور سچائی پر مبنی ہو گا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہو گا اس عہد کا بہر حال ضامن اللہ تعالیٰ ہے، چاہے وہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے فرماتے ہیں کیونکہ وہ ہر مومن سے سچائی کا عہد لے چکا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ ہر ایک سے عہد لے چکا ہے کہ میں سچ بولوں گا اور جو شخص اس عہد کے بعد کسی انسان سے کسی جائز امر کا اقرار کرتا ہے وہ اس عہد کے ساتھ گویا خدا تعالیٰ سے بھی ایک عہد باندھتا ہے اور خدا تعالیٰ اس عہد کا ضامن ہو جاتا ہے لیکن جو عہد کسی ناپاک امر یا کسی ظلم کے متعلق ہو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ گناہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس عہد کا ضامن نہیں کیونکہ وہ گناہ اور ناپاکی کے لئے ضامن نہیں ہوتا۔غرض اللہ تعالیٰ کے ضامن ہونے سے اس طرف اشارہ نہیں کیا کہ جن عہدوں پر قسم کھاؤ صرف انہیں پورا کرو بلکہ اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے کہ سب وہ عہد جو عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کے مطابق ہوں انہیں پورا کرو اور وہ عہد جن میں فحشا، منکر اور بغی کا رنگ پایا جاتا ہو انہیں پورا نہ کرو ان کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہو گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن نہیں بلکہ ان سے منع کرتا ہے تو مذکورہ بالا حکم میں ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو اگر کسی ناجائز امر پر قسم کھا لیتے ہیں تو عہد کی پابندی کے نام سے اس پر مصر رہتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 237-238)

جیسے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں سے ہماری بول چال اس لئے بند ہے یا قطع تعلقی اس لئے کی ہوئی ہے کہ فلاں وقت اس نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی اور باوجود کوشش کے ہماری صلح نہیں ہوئی اور یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا، شکوے اور شکایتیں ہوتی ہیں تو اب میں نے بھی یہ عہد کر لیا ہے کہ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا۔تو یہ غلط قسمیں ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے حکم تو یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی نہ کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ(۔) اخلاق میں یہ داخل ہے اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسن اخلاق میں داخل ہے مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت (۔) ہے تا تخلق باخلاق ہو جائے۔مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں ترک وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترک وعید پر نہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 26-27)

(روزنامہ الفضل 11مئی 2004ء)

مکرم محمد احمد عدنان ہاشمی صاحب مربی سلسلہ،شیانڈا (ویسٹرن) ریجن)

ویسٹرن ریجن کینیا کا ریجنل جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو مورخہ 27مارچ 2011ءکو ریجنل جلسہ سالانہ ویسٹرن ریجن کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ شیانڈا (Shianda) کے مقام پر ہوا۔تمام احباب کو جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے انفرادی واجتماعی تحریک کی گئی، نو مبائعین کی جماعتوں اور علاقوں کی جلسہ میں شرکت کے لئے منصوبہ بنایا گیا اور بفضل اللہ تعالیٰ اس پر عمل کیا گیا۔مہمانان خصوصی کو جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت نامے تقسیم کیے گئے۔جلسہ میں بجلی اور Back power system کا انتظام کیا گیا اور جلسہ گاہ کی تیاری مکمل کی گئی۔

اس جلسہ میں مختلف سرکاری افسران اور ممبران پارلیمنٹ وغیرہ شامل ہوئے۔اس تقریب میں مکرم امیر صاحب کینیا نے لوائے احمدیت بلند کیا جبکہ کینیا کا پرچم چیف آف شیانڈا Mrs. Catherine Wandalo نے بلند کیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ کے بعد مکرم سالم موسیٰ لبانگا صاحب معلم سلسلہ نے قصیدہ حضرت مسیح موعود درشانِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سواحیلی ترجمہ مترنم آواز میں سنایا۔ان کے بعد مکرم و محترم مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کی۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب اور دیگر گورنمنٹ کے مہمانوں نے دس مستحقین میں Wheel Chairs تقسیم کیں۔یہ نظارہ بھی بہت حسین تھا معذور لوگ لائے جاتے اور انھیں Wheel Chairs پر بٹھایا جاتا ان کے اور ان کے لواحقین کے چہروں پر عجیب خوشی اور تشکر کے جذبات ہوتے۔

اس کے بعد مہمانان گرامی کا تعارف ہوا اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ سب نے جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت اور مذہب کو سراہا اور عوام کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان خدمات کا ہم پر بہت گہرا اثر ہے اور ان بے لوث خدمات کی وجہ سے ہمارے علاقہ کو بہت فائدہ ہوا ہے۔خاص طور پر تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ان کے بعد مولانا عبداللہ جمعہ حسین صاحب، مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نیروبی نے آخری زمانہ کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود کی آمد کے حوالہ سے سیر حاصل تقریر کی۔

ان کے بعد مکرم و محترم معلم قاسم خاطب صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے دین کے پانچ بنیادی ارکان کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر پر مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج صاحب کینیا نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔

مختلف اہم امور کے لئے دعا کی تحریک کی، آخر پر آپ نے دعا کروائی اور اس طرح اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔اس خطاب کے رواں سواحیلی ترجمہ کی توفیق خاکسار کو ملی۔

اس ریجنل جلسہ کی کل حاضری 914 رہی جس میں ڈیڑھ صد سے زائد عیسائی اور غیر احمدی احباب شامل ہیں۔

مختلف اہم اخبارات اور ریڈیو میں اس تقریب کا ذکر ہوا۔اخبارات میں تصاویر بھی شائع کی گئیں۔ KBC Radio Channel، WEST FM Radio Channel پر کیا گیا۔ ان کے علاوہ علاقائی ریڈیو چینلز میں Murembe FM, Milele FM اور Mambo FM پر بھی اس مبارک جلسہ کے حوالہ سے خبریں نشر کی گئیں۔

اس کے علاوہ اس جلسہ میں بجلی کا انتظام، پانی کا انتظام، کھانا پکوائی اور تقسیم، تقریب گاہ کی تیاری، رجسٹریشن اور تیاری جلسہ گاہ میں مختلف جماعتوں خاص کر شیانڈا جماعت کے خادم، انصار اور لجنہ اماء اللہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ان سب احباب و خواتین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے، ان کو دنیا کی ملونی سے پاک کر دے اور خلافتِ احمدیہ کے سچے خادم بنا دے۔

قارئین سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نظام جماعت سے اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد قیصر شہزاد صاحب

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

سیرت وسوانح اور خدمات سلسلہ کا مختصر تذکرہ

حضرت مسیح موعود کو جہاں خدا تعالیٰ نے تسلی دی اور فرمایا ”میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔

وہاں اللہ تعالیٰ نے وہ پاک طینت روحیں بھی آپ کو عطا فرمائیں جنہوں نے حرکت وسکون، سفر وحضر، اٹھنا بیٹھنا الغرض اپنے ہر فعل کو اپنے مولیٰ کی رضا کے تابع رکھا اور اپنے اخلاق وکردار، خصائص واسالیب سے دنیا کے دل موہ لئے اور ہر آن اور ہر لحظہ خدا کی توحید کو بانگ دہل دنیا میں بلند کیا اور عالم باعمل ہونے کے ساتھ دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔ پس ایسی سعید فطرت روحوں کے کارناموں کو قلب وزبان ہردو خود سے کبھی جدا نہیں کر سکتے۔

ان نابغہ روزگار وجودوں میں ایک حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی ہیں۔

ہر خدمت خواہ وہ دعوت الی اللہ کے لئے ہو تربیتی، تنظیمی، کشمیریوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہو کہ آپ نے کامل وفا اور شان سے نبھائی اور زندگی کا ہر لمحہ خدا اور اس کے دین کے لئے وقف رکھا اور ہر آن اپنے مولیٰ کی رضا میں راضی رہے۔

پیدائش وپرورش

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب 13 مارچ 1889ء کو اپنے آبائی وطن موضع سیہالہ چوہدراں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب سیالکوٹ ہسپتال کے انچارج تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب تک جب خدا کے مسیح پاک کا پیغام پہنچا تو آپ نے امنا و صدقنا کہتے ہوئے 1901ء میں احمدیت قبول کر لی۔ آپ نہایت متوکل، دعا گو، متقی، صاحب رویا وکشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود اور آپ کے خاندان سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ انہی محبت وعقیدت کے لمحوں کے دوران ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے خلیفۃ المسیح الاول سے حضرت ڈاکٹر صاحب کے متعلق فرمایا۔

”ہم کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔ یہ بہشتی کنبہ ہے“

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 563)

ابتدائی تعلیم اور سعادت بیعت

حضرت شاہ صاحب نے پانچویں جماعت تک تعلیم نارووال مشن ہاؤس سکول میں حاصل کی اور 1903ء میں قادیان آ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی چھٹی جماعت میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 14 برس تھی۔

دوران تدریس حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

1903ء سے 1908ء تک حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے اور امام الوقت کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا موقع بھی ملا۔

اسی دوران ایک بار آپ کو حضرت مسیح موعود کو پنکھا جھلنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضور اس وقت بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

اسی طرح حضرت شاہ صاحب کو ایک مرتبہ کبڈی کھیلتے ہوئے دائیں گھٹنے پر سخت چوٹ آ گئی۔ حضرت مسیح موعود کو علم ہوا تو آپ نے میٹھے تیل اور کافور کی مالش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ٹانگ کو آرام آ گیا۔

1908ء میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد والد محترم کی منشاء کے مطابق ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور ایف ایس سی کلاس میں داخل ہوئے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔

”جتنی انگریزی کی ہمیں ضرورت ہے اتنی آپ نے پڑھ لی ہے۔ اب نورالدین کی شاگردی اختیار کریں جس راستے پر نورالدین چلائے گا اس میں آپ کے لئے کامیابی ہے“۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب ص 11)

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضور کے درس قرآن سے بھرپور استفادہ کیا۔ بعدازاں حضور کے ارشاد پر حضرت حافظ روشن علی صاحب سے قواعد اللغۃ العربیہ (صرف ونحو) عربی ادب، اصول شاشی اور حضرت مولوی اسماعیل صاحب ہلال پوری سے علم منطق پڑھا۔

اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے موطا امام مالک اور پھر صحیح بخاری اور فوز الکبیر بھی درساً پڑھی۔ طالب علمی کے زمانہ ہی میں آپ حضرت مسیح موعود کی اکثر کتب پڑھ چکے تھے۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب ص 19)

وقف زندگی

حضرت مسیح موعود نے مدرسہ احمدیہ قائم فرمانے سے کچھ عرصہ قبل ٹی۔ آئی ہائی سکول کے طلباء کو وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔ ان طلباء میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جیسی پاک طینت روح بھی تھی۔ چنانچہ آپ نے وقف کی نیت کر کے اسی وقت سے دعائیں شروع کر دیں۔

پھر جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا۔ آپ خدا کے پیارے کا دیدار کر کے کمرے سے باہر نکلے ہی تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا!

”میں نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے یہ عہد کیا ہے کہ اگر ساری جماعت تجھے چھوڑ دے تو میں تیرے کام کی تکمیل کے لئے اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہ کروں گا“

حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب مصلح موعود نے متعدد بار یہ الفاظ دہرائے اور حضرت شاہ صاحب کو بھی تحریک کی کہ وہ بھی یہ عہد کریں۔ اس پر انہوں نے عرض کیا۔

”میں نے یہ عہد کر لیا ہے غرض پہلے وقف کے لئے نیت اور دعائیں تھیں اور اب اس آخری الوداعی زیارت کے وقت پر اقرار وقف“

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب ص 20)

تحصیل علم کے لئے بلاد عربیہ روانگی

آپ فرماتے ہیں۔

”ایک دن جمعہ کے دن (بیت) مبارک کے اس حجرہ میں جہاں حضرت مسیح موعود کو سرخی والا نشان دکھایا گیا تھا بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ (اسی کمرہ میں میری رہائش تھی) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرے پاس تشریف لائے اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ دوران گفتگو میں مجھ سے فرمایا! کیا خیال ہے اگر آپ کو مصر بھیج دیا جائے تو آپ وہاں عربی پڑھیں۔ مدرسہ احمدیہ کے لئے بھی ہمیں ضرورت ہے۔ میں یہ بات مذاق سمجھا۔ لیکن بار بار فرمایا۔ مذاق نہیں یہ اقرار کریں تو ابھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔ آپ اٹھے نہیں جب تک مجھ سے پختہ اقرار نہیں لے لیا اور چند دنوں میں میری اور شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب کے سفر کی تیاری ہو گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دعا کے ساتھ ہمیں الوداع کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خوش خوش باہر شہر جا کر ہمیں یکے پر بٹھا کر رخصت کیا یہ 1913ء کا واقعہ ہے۔“

اس اہم سفر کا تذکرہ اخبار الفضل 30 جولائی 1913ء نے یوں کیا۔

”مدرسہ احمدیہ قادیان میں عربی علوم کی تدریس کے لئے چوٹی کے عربی اساتذہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو مصر بھیجا گیا۔ 26 جولائی (1913ء) کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے انہیں الوداع فرمایا“۔

دوران قیام تلمیذ ومدرس ہردو دلکش رنگ

اولاً آپ قاہرہ تشریف لے گئے لیکن قیام کی کوئی صورت نہ ہو سکنے کی وجہ سے عربی تدریس کے لئے بیروت اور بعد ازاں حلب چلے گئے۔ جہاں آپ نے اعلیٰ پائے کے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ آپ چونکہ نکلے ہی خلوص نیت کے ساتھ خدمت دین کے لئے تھے۔ چنانچہ آپ نے علم کے بحر ذخار سے خوب نفع اٹھایا اور زہے نصیب کہ اساتذہ بھی ایسے کہ رات بارہ بجے تک پڑھاتے چلے جاتے اور وہ یہ کام بغیر کسی معاوضے کے کرتے۔

حضرت شاہ صاحب کا کہنا تھا کہ ”وہ مجھ میں خیر وبرکت کو دیکھ رہے تھے۔“ آپ کو سات ماہ تک ایک ترکی رسالہ میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں آپ نے بیت المقدس میں امتحان دیا اور اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ پھر صلاح الدین ایوبیہ کالج بیت المقدس کے پروفیسر تاریخ الادیان مقرر ہوئے۔ جہاں آپ انگریزی اور عربی کے مدرس بھی رہے۔ فن تعلیم وتدریس میں ہی وزارت تعلیم استنبول کی طرف سے منعقدہ امتحان میں آپ اول آئے اور تمغۂ مجیدی اور پچاس اشرفیاں انعام میں حاصل کیں اور شام کی یونیورسٹی سے وزیر تعلیم کے دستخط کے ساتھ سند حاصل کی۔ بعدازاں آپ سلطانیہ کالج کے وائس پرنسپل مقرر ہوئے اور علم النفس، علم الاخلاق کے مضامین بھی آپ کو پڑھانے کا موقع ملا۔

”حضرت شاہ صاحب کے زمانہ میں قیام بیروت میں عثمانیہ حکومت ترکیہ، فلسطین، اردن، شام اور لبنان پر حکمران تھی۔ جنگ عظیم اول کا آغاز ہو چکا تھا۔ مکرم شاہ صاحب نے ترکی حکومت کا ساتھ دیا اور انگریزوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ جنگ کے خاتمہ پر آپ کو اکتوبر 1918ء کے آخر میں جنرل ایلن بی کے حکم سے برٹش ملٹری نے حراست میں لے لیا اور بطور جنگی اور سیاسی قیدی قاہرہ لے جا گیا۔ مئی 1919ء کے اواخر میں آپ کو لاہور لایا گیا۔ آپ کے لاہور

پہنچنے پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کا علم ہوا تو حضور کی کوششوں سے آپ قید سے رہا ہوئے اور قادیان پہنچے"۔

(شرح بخاری از حضرت ولی اللہ شاہ صاحب جلد اول ص 4)

اس کے علاوہ بھی اگست، ستمبر 1947ء اور دوران فسادات 1953ء آپ اسیر راہ مولیٰ رہے۔

ازدواجی زندگی کا آغاز

"20 نومبر 1920ء کو آپ کا نکاح ایک ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرمہ مہرالنساء بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر محمد خان صاحب کے ساتھ پڑھایا"۔

(الحکم قادیان 21 نومبر 1920ء ص 9)

بلاد عربیہ کی طرف دوبارہ سفر

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لندن تشریف لے گئے تو راستے میں دمشق میں بھی آپ نے قیام فرمایا۔ وہاں کے ادیب علامہ عبدالقادر مغربی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کہا کہ ہمارا ملک دین سے خوب واقف ہے۔ عربی ہماری زبان ہے۔ یہاں آپ کی (دعوت الی اللہ) بے اثر ثابت ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ میں اپنے ملک میں واپس جا کر پہلا کام یہ کروں گا۔ کہ آپ کے ملک میں (مربی) بھجواؤں گا۔ چنانچہ حضور نے اس وعدہ کے مطابق 1925ء میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کو بلاد عربیہ میں (دعوت الی اللہ) کے لئے دمشق بھیجا اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو آپ کے ساتھ یہ جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ بلاد عربیہ میں ہمیں کس رنگ میں (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے۔

(شرح بخاری از ولی اللہ شاہ صاحب جلد اول ص 4)

"آپ مع حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب بغرض دعوت الی اللہ 27 جون 1925ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور 17 جولائی 1925ء کو دمشق پہنچے"۔

(الفضل قادیان 18 اگست 1925ء)

"15 جون 1925ء سے اپریل 1926ء تک آپ بطور (مربی) بلاد شام اور عراق میں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے"۔

"10 مئی 1926ء کو آپ دمشق سے بغداد پہنچے اور امیر فیصل سے ملاقات کی۔ اسی ملاقات کے بعد جماعت احمدیہ پر دعوت الی اللہ کی پابندیاں اٹھالی گئیں۔ 10 مئی 1926ء کو آپ عراق سے ہوتے ہوئے قادیان واپس تشریف لائے"۔

(الفضل 14 مئی 1926ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس دورہ کے اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک شاہ صاحب نے اس سفر (دمشق وعراق) میں ایک بڑا کام کیا ہے............ یہ کام اس قسم کا ہے کہ سیاسی طور پر اس کے کئی اثرات ہیں۔ اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ احمدی قوم حکومتوں کی رائے بدلنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ پس شاہ صاحب نے بہت بڑی خدمت کی ہے۔"

(الفضل قادیان 18 جون 1926ء ص 5،6)

بلاد عربیہ میں سہ بار خدمت کی توفیق

بلاد عربیہ میں آپ کے پاک نمونہ، عالی مرتبت اخلاق، عاجزی وملنساری اور علم وعمل سے لوگ اس قدر فریفتہ تھے کہ آپ کے کارنامے زبان زد عام تھے اور جب حضرت مصلح موعود 1955ء عرب ممالک تشریف لے گئے۔ تو آپ نے حضرت شاہ صاحب کے متعلق لوگوں میں ایک خاص محبت اور احترام محسوس کیا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے جامعۃ المبشرین کے ساتھ 1955ء کی ایک نشست میں فرمایا:۔

"اس مرتبہ بھی جب میں دمشق گیا تو میں نے دیکھا کہ اب بھی وہاں لوگوں کے دلوں میں شاہ صاحب کا بہت احترام ہے۔ وہ ان کی بہت تعریف کرتے ہیں۔"

(الفضل 6 دسمبر 1955ء ص 1-8)

آپ کو جامعۃ المبشرین کے ابتدائی مدرس ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر آپ کو 1955ء میں سہ بار بلاد عربیہ بھجوایا گیا۔ آپ کے تعلقات بلاد عربیہ میں چوٹی کے علماء ادباء اور رؤسا سے تھے۔ جن کے ساتھ آپ کے وطن واپس آنے کے بعد بھی روابط برقرار رہے۔

آپ ہی کے دور میں ایک مرکز دمشق اور دوسرا فلسطین میں قائم ہوا۔

اہل کشمیر کے لئے خدمات

ان خدمات کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی راہنمائی اور ہدایت کے مطابق آپ نے جون 1931ء سے شروع کیا۔ جو 1936ء کے آخر تک جاری رہیں۔

حضرت شاہ صاحب موصوف نے نہایت ہی کٹھن کام کئے اور اس ضمن میں دشوار گزار علاقوں میں پیدل سفر کر کے مظلوم کشمیریوں کی مدد کی۔

"جولائی 1932ء میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کشمیر کمیٹی کے کام کے لئے حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ریاست کشمیر میں گئے۔"

(فاروق 14 جولائی 1932ء ص 1)

"اگست 1932ء میں آپ بطور نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی سری نگر میں خدمات بجالاتے رہے۔"

(الفضل قادیان 16 اگست 1934ء ص 9)

"ستمبر 1932ء میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کشمیر کمیٹی کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے کشمیر کا دورہ کیا اور نہایت تکلیف دہ اور تھکا دینے والے بارہ دن کے سفر کے بعد سری نگر پہنچے"۔

(فاروق قادیان ستمبر 1932ء ص 1-7)

"7 نومبر 1932ء کو آپ اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے شاندار خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس قادیان تشریف لائے۔"

(الفضل 10 نومبر 1932ء ص 1)

علمی خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی وجہ سے آپ کو قرآن کے معانی ومطالب ومعارف پر ایسا عرفان حاصل تھا کہ آپ کے عرب ساتھی اور اساتذہ باوجود عربی دانی کے بے اختیار کہہ اٹھتے تھے۔

کہ جناب یہ تفسیر آپ نے کہاں سے پڑھی ہے۔

جہاں آپ کو عربی تقریر پر ملکہ حاصل تھا۔ وہاں عربی تحریر بھی قابل تحسین تھی۔ آپ نے بعض اہم کتب کے تراجم بھی کئے۔ جو آپ کی وسیع عربی دانی پر شاہد ناطق ہیں۔ جن میں سے نموناً چند ذیل میں درج ذیل ہیں۔

1۔ الکتاب الجلیل فی الاصول الاسلامیۃ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

2۔ سفینۃ النوح (کشتی نوح)

3۔ دعوۃ الاحمدیہ وغرضھا (پیغام احمدیت مصنف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

4۔ موسس الجماعۃ الاحمدیہ والانکلیز (بانی سلسلہ اور انگریز مصنفہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد)

اس کے علاوہ حضرت شاہ صاحب کی 17 تصانیف اور 6 تقاریر ہیں۔ مزید برآں آپ کے مختلف جماعتی رسائل ولٹریچر میں چھپنے والے 54 مضامین بھی ہیں۔ جو نہایت دلکش اور قابل قدر خدمت ہے۔

صحیح بخاری کا ترجمہ اور شرح

اکتوبر 1926ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو بخاری کے ترجمہ وشرح کا کام شروع کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ کچھ عرصہ یہ کام کرنے کے بعد آپ کو سلسلہ کی بعض دیگر خدمات بھی سونپ دی گئیں۔ جس کی وجہ سے بخاری شریف کی شرح کا کام ان کاموں کے ساتھ آہستہ آہستہ ہوتا رہا۔ آخر وقت تک آپ نے 19 اجزاء کی شرح اور ترجمہ مکمل کیا۔ لیکن پھر بھی آپ کے دل میں بہت تڑپ اور خواہش موجزن تھی کہ آپ کے ہاتھوں یہ خدمت مکمل ہو سکے اکثر فرماتے "افسوس بخاری کا کام مکمل نہ ہوا"۔

خدمات سلسلہ پر ایک طائرانہ نگاہ

حضرت شاہ صاحب نے وصال حضرت مسیح موعود کے بعد روز اول جس وعدہ کا اقرار کیا تھا۔ اس کو خوب نبھایا اور زندگی کا ہر لمحہ کامل وفا شعاری، تقویٰ اور خدمت دینیہ میں صرف کر دیا۔

دعوت الی اللہ کے کام، تربیتی اور تنظیمی، غرض ہر میدان میں آپ کو سلسلہ کی گراں قدر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے جماعت کے جن اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔

آپ نائب ناظر، ناظر دعوۃ و......، ناظر تعلیم و تربیت، بطور مربی بلاد عربیہ، ناظر تجارت، بطور رکن نظارت تالیف وتصنیف، بحیثیت مصنف شرح بخاری، ناظر امور عامہ وامور خارجہ، قائمقام ناظر اعلیٰ اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے طور پر آپ خدمات بجالاتے رہے۔

وفات

خدا کا یہ زمین پر دمکتا ہوا گوہر 1962ء میں بوجہ ضعف اور دیگر عوارض کے بیمار ہوا لیکن خدمت کے مواقعوں سے بھرپور لذت اٹھاتا رہا۔

آخر جیسا کہ ازل سے ہی تقدیر ہے آپ ہزاروں دلوں کی دھڑکنیں بڑھا کر اس عالم فانی سے کوچ کر گئے۔ چنانچہ اخبار الفضل نے آپ کی وفات پر یوں اظہار افسوس کیا۔

"حضرت مسیح موعود کے (رفیق) اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے نہایت مخلص رفیق کار حضرت سید زین العابدین صاحب ایک لمبی علالت کے بعد 15،16 مئی 1967ء کی درمیان شب بمقام ربوہ بعمر 78 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے" حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ 16 مئی 1967ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی"۔

(الفضل ربوہ 18 مئی 1967ء ص 1)

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دعا بھی کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اخلاص، استقلال، محنت اور فدائیت کے اس پیکر پر اعلیٰ علیین میں رحمتوں اور فضلوں کی بارش کرتا رہے اور نعمائے جنت عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی اپنی نعمتوں سے ہر آن نوازتا چلا جائے۔ آمین

اے جانے والے جا تیرا فردوس ہو مقام
تجھ پر خدا کی رحمتیں افشاں رہیں مدام

مکرم پروفیسر ڈاکٹر کریم اللہ ناصر صاحب

موجودہ دور کی ایجادات کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

موجودہ سائنس کی ایجادات کے متعلق قرآن پاک میں کئی صدیاں پہلے کی پیشگوئیاں موجود ہیں جو اس زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ بہت سی پیشگوئیاں سورۃ الرحمٰن، سورۃ زلزال، سورۃ ہمزہ، سورۃ یٰسین، سورۃ تکویر، سورۃ الانشقاق، سورۃ معارج اور سورۃ دخان میں موجود ہیں۔ یہ ایک بڑی زبردست قرآن پاک کی سچائی کی دلیل ہے۔ موجودہ مشہور ایجادات میں سے ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، ریل گاڑی، موٹر گاڑیاں، ہوائی جہاز، بحری جہاز، پریس، چاند پر جانا، معدنیات، دھاتیں، سمندروں اور دریاؤں کا ملائے جانا اور چڑیا گھروں کا قیام وغیرہ شامل ہیں۔

1۔ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کا قرآن کریم کی سورۃ دخان، سورۃ رحمٰن، سورۃ معارج، سورۃ زلزال اور سورۃ ہمزہ میں ذکر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہوگا۔

(سورۃ دخان 11-12)

اے دونوں زبردست طاقتو ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں (یعنی دونو کو کچھ ڈھیل دے کر تم دونوں کو تباہ کر دیں گے) پھر بولو کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے اے جن وانس کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھا دو تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکو گے یعنی تم جو راکٹ تیار کر رہے ہو تا کہ آسمان کے سیاروں تک پہنچ سکو مگر تم اس میں کامیاب نہیں ہوسکو گے۔ زیادہ سے زیادہ ان سیاروں تک پہنچ سکو گے جو زمین سے کھلی آنکھ سے نظر آتے ہیں۔ سو بتاؤ کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔ تم پر آگ کا ایک شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جاوئے گا پس تم دونوں ہرگز غالب نہیں آسکتے۔ (اس میں کاسمک ریز بموں کی طرف اشارہ ہے)

(سورۃ رحمٰن 32 تا 36)

اس دن شدت حرارت کی وجہ سے آسمان پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو جاوے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اٹیم بم اور ہائیڈروجن بم کے گرنے سے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائیں گے) اور اس دن کوئی دوست کسی دوست کے متعلق کوئی سوال نہیں کرے گا۔ سو یہ عذاب جس کی خبر دی گئی ہے شعلہ والا عذاب ہے سر تک کے چمڑے کو اکھیڑ دینے والا عذاب ہے۔ (سورۃ معارج 9 تا 11 و 16، 17)

جب زمین کو پوری طرح ہلا دیا جائے گا (یعنی اندر کے لاوے کی وجہ سے اور ایٹم بموں اور ہائیڈروجن کی وجہ سے) اور زمین اپنے بوجھ نکال کر (پھینک) دے گی۔ (سورۃ زلزال 2-3)

اول زمین اپنے بوجھ اتار کر پھینک دے گی یعنی بادشاہوں اور حکومت امراء کو جو غرباء پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال رہے تھے نکال باہر کرے گی۔ دنیا کے ممالک بادشاہتوں کو توڑ رہے ہیں یا ان کو ناکارہ بنا رہے ہیں۔ اس کی مثال پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ جیسے فرانس کا بادشاہ ختم ہوگیا۔ سپین کا بادشاہ ختم ہوگیا۔ جرمنی کا بادشاہ ختم ہوگیا۔ اٹلی کا بادشاہ ختم ہوگیا۔ یوگوسلاویہ، رومانیہ، ایران، عراق، افغانستان، شام، چین، ہندوستان وغیرہ میں بادشاہ ختم ہوگئے۔

مولویوں، پادریوں اور پنڈتوں کے دباؤ سے لوگ آزاد ہو جائیں گے۔ پادریوں کی جو ہر جگہ حکومت تھی ختم ہو جاوے گی۔

زمین میں ہر قسم کی کانیں نکل آئیں گی جیسے مٹی کا تیل، پتھری کوئلہ، نمک، یورینیم، پلاٹینیم، ریڈیم وغیرہ وغیرہ۔

پرانے شہر جو زمین میں دبے ہوئے تھے وہ تلاش ہو جاویں گے۔

لادینی، آزادی اور عیاشی عام ہو جاوے گی۔

سائنس کی بہت سی اس زمانہ میں ایجادات ہوں گی۔

اے مخاطب تجھے کیا معلوم کہ یہ حطمہ کیا ہے یہ حطمہ اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی (یعنی ایٹم بم دلوں پر اثر انداز ہوں گے۔) (سورۃ ہمزہ 6 تا 8)

سفر کی سہولتوں کی پیشگوئیاں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا العشار عطلت ٥

اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی (سورۃ تکویر 5) یعنی اونٹوں پر حجاز میں سفر کرنے کی بہت کم ضرورت ہو جاوے گی اور اونٹوں کو چھوڑ دیا جاوے گا اور ان کی جگہ ریل گاڑیاں، موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز وغیرہ آجائیں گے۔

اور جب مختلف نفوس جمع کئے جائیں گے (سورۃ تکویر 8) یعنی سفر آسان ہو جاویں گے اور مختلف ملکوں کے لوگ ریلوں اور جہازوں کے ذریعہ سے آپس میں ملنے کے قابل ہو جاویں گے۔

اور ہم ان کے لئے اس قسم کی اور چیزیں بھی پیدا کریں گے جن کو وہ سواری کے کام میں لائیں گے (سورۃ یٰسین: 43) اس سے مراد آئندہ ظاہر ہونے والی سواریاں ہیں یعنی ریل گاڑی، موٹر گاڑیاں، ہوائی جہاز، سمندری جہاز وغیرہ۔ یہ ایک بہت ہی روشن پیشگوئی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔

بحری جہازوں کی پیشگوئی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اس کی بنائی کشتیاں بھی ہیں اور اس کے بنائے ہوئے جہاز بھی ہیں جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں (سورۃ رحمٰن: 25) ان بلند پہاڑوں جیسے جہازوں سے مراد بحری (سمندری) جہاز ہیں جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئے ہیں اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

معدنیات اور دھاتوں کے متعلق پیشگوئی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور جو کچھ اس زمین میں ہے وہ اس کو نکال پھینکے گی اور خالی ہو جاوئے گی۔ (سورۃ انشقاق: 5)

یعنی ساری معدنیات اور دھاتیں دریافت ہو جاویں گی اور جہاں کہیں بھی یہ زمین میں ہوں گی ان کا پتا لگا لیا جاوے گا۔

اور زمین اپنے بوجھ نکال کر پھینک دے گی (سورۃ زلزال: 3) یعنی زمین سے ہر قسم کی کانیں نکل آئیں گی۔

چاند پر جانے اور سائنس کے انکشاف کی قرآن کریم میں پیشگوئی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور جب زمین پھیلا دی جاوے گی (سورۃ الانشاق: 4)

یعنی اس زمانہ میں یہ ثابت ہو جاوے گا کہ بہت سے کرے جو بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین کا حصہ جیسے چاند اور مریخ وغیرہ۔ یہ سائنس کا انکشاف اس زمانہ میں ہوا ہے پہلے نہیں ہوا تھا بلکہ مزید بات یہ ہے کہ ان کروں کو زمین کا حصہ سمجھ کر بعض لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ راکٹ کے ذریعہ سے ان تک پہنچ جائیں یا ان کو بھی رہائش کے لحاظ سے زمین کا ہی ایک حصہ ثابت کر دیں تو اس کا مفہوم یہی ہوگا کہ زمین پھیل گئی ہے۔

جب آسمان کی کھال اتار دی جائے گی (سورۃ تکویر: 12) یعنی علم ہیئت میں بہت ترقی ہوگی۔

پریس کی ایجاد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی (سورۃ تکویر: 11) یعنی پریس کی ایجاد ہوگی اور دنیا میں بہت کتابیں چھاپی جائیں گی۔

سمندروں اور دریاؤں کے ملانے کی پیشگوئی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا کہ وہ ایک وقت میں مل جاویں گے سر دست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوسکتے (سورۃ الرحمٰن: 20، 21) اس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی ہے وہ دو سمندر قریب قریب ہیں لیکن ان کے درمیان خشکی ہے ایک دن وہ مل جاویں گے ان کی علامات یہ ہیں کہ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے یہ دونوں چیزیں سویز اور پانامہ سے بکثرت نکلتی ہیں اور نہر سویز سے بحرہ قلزم اور بحیرہ روم کو ایک طرف ملا دیا اور نہر پانامہ سے بحیرا وقیانوس اور بحر الکاہل کو ملا دیا ہے۔

جب دریاؤں کے پانیوں کو نکال کر دوسرے دریاؤں یا نہروں میں ملا دیا جاوے گا (سورۃ تکویر: 7) جسے پاکستان میں کئی دریا ملائے جا رہے ہیں اور ہندوستان میں، روس میں اور امریکہ میں اور جرمنی میں پہلے سے ہی ملائے جا چکے ہیں۔

چڑیا گھر بنانے کی پیشگوئی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور جب وحشی (جانور) اکٹھے کئے جاویں گے (سورۃ تکویر: 6) یعنی چڑیا گھر بنائے جائیں گے یا وحشی قوموں کو ان کے ملکوں سے نکال دیا جائے گا۔ جیسے امریکہ اور آسٹریلیا میں ہوا۔

حفاظتی ٹیکے

حفاظتی ٹیکوں کی دریافت جیز اور لوئی پاسچر Jenner & Pastevr نے نہیں کی تھی۔ بلکہ 1724ء میں اس کی ابتداء مسلمانوں نے کی۔ ترکی میں بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے تھے اور وہاں کے انگریز سفارت کار کی بیوی اسے انگلستان میں لائی مغرب میں رائج ہونے کے 500 سال قبل اس کی ابتداء ہو چکی تھی۔

مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ

میرے بھتیجے مکرم مبارک احمد محمود صاحب مربی سلسلہ

ایک صابر انسان اس دنیا سے رخصت ہوا
کرب کی حالت میں وہ مسکراتا رہا

میرا بھتیجا عزیزم مبارک محمود اس دنیا سے رخصت تو ہوا لیکن انمٹ یادیں چھوڑ گیا۔ مبارک عزم وہمت کی ایک مثال تھا۔ طویل بیماری میں اسے لمحہ لمحہ زندگی ملتی رہی اور وہ ہر لمحے کا جوانمردی، صبر سے مقابلہ کرتا رہا۔ کبھی کوئی آہ، کبھی کوئی شکایت، کبھی کوئی گلہ زبان پر نہ آیا۔ درد کی شدت میں بھی کبھی آہ و بکا نہیں کی بلکہ صبر کی انتہا کر دی بلکہ باوجود بیماری کے ہر ایک کی خوشی میں خوشی سے شامل ہوئے۔ اسی طرح عزیزم کے والد محترم سیف علی صاحب شاہد امیر ضلع میرپور خاص اور چھوٹے بھائی مکرم انعام الرحمان وحید نے بھی خدمت کی انتہا کر دی۔ کراچی کا نیشنل لیاقت ہسپتال ہو یا لاہور کا شوکت خانم ہسپتال یا ربوہ کا فضل عمر ہسپتال محترم بھائی سیف علی صاحب اور انعام الرحمان وحید ساتھ ہی رہتے اور اس کی خدمت کرتے اور اسی وجہ سے عزیزم مبارک محترم بھائی جان پر بہت بھروسہ کرتا۔ انعام الرحمان وحید نے باوجود نوجوانی کے کبھی غفلت یا سستی نہیں کی۔ اس کے علاوہ اپنی اہلیہ پر بہت اعتماد کرتا تھا۔ عزیزم مبارک جب گھر میں ہوتا تو اس کی جملہ ذمہ داریاں وہی ادا کرتیں اور بچیوں کی نگہداشت بھی ساتھ ساتھ کرتیں۔ اس کے علاوہ ہم سے بھی جو بن پڑا وہ کیا۔ گھریلو اخراجات عزیزم کی بیماری سے بہت بڑھ گئے تھے تمام بھائیوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا اور کسی قسم کی کمی نہ آنے دی اور عزیزم کی ہر لحاظ سے دلجوئی کی۔ عزیزم خالد محمود تین ماہ پہلے بھی آسٹریلیا سے اپنی فیملی کے ساتھ یہاں آیا تھا اب جب کہ اس بیماری نے Final turn لیا تو اس سے رہا نہ گیا اور وفات سے چار دن پہلے ربوہ واپس آ گیا۔ مجھے یاد ہے کہ میں جب خالد کو لاہور ائیر پورٹ سے لے کر آیا تو رات کے دو بج چکے تھے ہم سیدھے فضل عمر ہستال پہنچے اور جا کر عزیزم سے بات کرنے کی کوشش کی مگر ممکن نہ ہو سکا تو بڑے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے لئے اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ اگلے دن صبح جب خالد دوبارہ ہسپتال آیا تو عزیزم نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں یعنی Acknowlge کر لیا۔ لیکن بات نہیں کی۔ آخری دنوں میں آپا صاحبہ یعنی مبارک کی والدہ نے ہسپتال میں ڈیرہ ڈال لیا۔ بہت مشکل سے ہم انہیں گھر جانے کے لئے راضی کرتے۔ موصوفہ کو ہر دم یہی خیال ہوتا کہ مبارک ٹھیک ہو جائے گا اور ہم اپنے گھر میرپور خاص جائیں گے۔

وفات پر جہاں ہم سب غم سے نڈھال تھے وہاں آپا صاحبہ اور مبارک کی بیگم کی حالت بہت غیر ہو رہی تھی جہاں ہم ان کو تسلی دے رہے تھے وہاں مبارک کی تینوں بیٹیاں کاشفہ بعمر 17 سال قانتہ بعمر 13 سال اور باسمہ بعمر 8 سال اپنی دادی اور والدہ کو تسلی دیتیں تو ایسا لگ رہا تھا کہ گویا وہ ابھی سے آئندہ اپنے باپ کے بغیر زندگی گزارنے کے لئے کمر ہمت کس رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتے ہوئے نارمل زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

اب کچھ باتیں مبارک کی خوبیوں سے متعلق تحریر کرتا ہوں۔ بیماری کے دوران کئی مرتبہ اپنے والد کو جب دیکھتا کہ صبح سے شام تک الرٹ بیٹھے ہیں تو کہتا کہ آپ بھی آرام کر لیں۔ اس کی کوشش ہوتی کہ محترم بھائی جان رات کو جلدی جائیں اور آرام کریں۔ دوسرے کے جذبات کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھتا۔ مجھے یاد کہ میری بیٹی عزیزہ درشہوار علی کی منگنی کی تقریب شدید سرد موسم میں تھی۔ ان دنوں عزیزم کو درد بھی بہت تھا لیکن اس تقریب میں اس وجہ سے شرکت کی کہ اگر میں نہ گیا تو اس کی بیگم یا چھوٹے بھائی وحید میں سے کسی ایک کو میرے پاس رہنا پڑے گا اور وہ شامل نہ ہو سکے گا۔ اس لئے باوجود تکلیف کے تقریب میں شامل ہوا۔ ہماری بھی خوشی کی انتہا نہ تھی کہ وہ اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس سے اگلے دن اس کے ماموں زاد بھائی عزیز اعجاز احمد طاہر ابن مکرم نثار احمد صاحب طارق آف آسٹریلیا کی منگنی کی تقریب تھی اور رحمان کالونی جانا تھا۔ اس خیال سے کہ اس تقریب سے میری وجہ سے کوئی رہ نہ جائے اور وہاں شدید سردی میں ہیٹر کی سہولت بھی نہیں تھی پھر بھی دو گھنٹے وہاں بیٹھا رہا۔

بسا اوقات شدید تکلیف ہوتی اور اگر کوئی اپنا بچہ شور مچاتا تو ڈانٹ بھی لیتا مگر تیمارداری کے لئے آئے عزیزوں کے ساتھ آئے ہوئے بچے شور کرتے تو کبھی ان کو اُف تک نہ کہتا۔ بعض تیمارداری کرنے والے اپنے موڈ میں کرنے کو تیمارداری کرتے لیکن ایسی ناگوار بات کہہ جاتے جو نہیں کرنی چاہیئے لیکن کبھی ان سے شکوہ نہیں کیا۔

اپنی دفتری ذمہ داریوں کی ہر وقت فکر لگی رہتی۔ دسمبر 2007ء سے موصوف وکالت تصنیف میں متعین تھے جب بیماری دوبارہ حملہ آور ہوئی تو کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ تکلیف کی وجہ سے یا دوائیوں کے لئے جلد گھر آنا پڑتا تو دفتر کا کام گھر لے آتے تاکہ جو کام وہ دفتر میں نہ کر سکے وہ گھر آ کر کر لیں۔ دفتر میں بھی اپنے کام سے کام رکھتے اور بڑی جانفشانی سے کرتے۔ محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے عزیز مرحوم کے والد سیف علی شاہد صاحب کو تعزیت کرتے ہوئے اپنے ایک مکتوب میں عزیزم مبارک کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ”نہایت محنت، تندہی اور فکرمندی کے ساتھ کام کرتے تھے۔ خاموش طبع تھے لیکن خوش ذوق تھے۔ نہایت قیمتی وجود تھے۔ ایک واقف زندگی کا اتنی جلدی ہم سے جدا ہو جانا ہم سب کے لئے دکھ کا باعث ہوا تاہم ”راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو۔“

اسی طرح آپ کے ایک ساتھی مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ ماہنامہ تحریک جدید ماہ مئی 2011ء میں عزیزم مبارک کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں

”محترم مبارک محمود صاحب بیماری کے دوران ہی سواحیلی ڈیسک میں تعینات ہوئے تھے لیکن بڑی محنت سے مسودات کی نظر ثانی اور کمپوزنگ کا کام کرتے رہے، جواں ہمت آدمی ہیں اور سواحیلی زبان میں ترقی کے خواہاں ہیں۔ جذبہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی دے تو جماعت پر بوجھ ڈالے بغیر کچھ عرصہ کے لئے تنزانیہ جا کر سواحیلی زبان پر عبور حاصل کریں“۔ ان جذبات کا اظہار انہوں نے اپنی بیماری کے دوران کیا تھا۔

اسی طرح انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے بھی اسی قسم کا اظہار کیا تھا کہ دعا کریں اللہ مجھے صحت دے تو میں اپنے خرچ پر تنزانیہ جا کر سواحیلی پر عبور حاصل کروں تا میں جماعت کے لئے زیادہ مفید بن سکوں جس پر ان کی والدہ محترمہ نے ان کو سفر کے اخراجات دینے کا وعدہ کیا۔

میدان عمل میں بڑی فکرمندی سے کام کرتے تھے۔ 1989ء میں جس سال جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے تو عزیزم کی تقرری عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ میں ہوئی۔ وہاں کے ایک دوست محترم رائے اللہ بخش صاحب بتاتے ہیں کہ ایک شام وہ بیت الذکر گئے وہاں ملحقہ کمرے میں مرحوم مبارک کو افسردہ اور روتے ہوئے پایا تو کہتے ہیں انہوں نے مرحوم مبارک سے پوچھا کیا کسی سے جھگڑا ہوا ہے؟ یا گھر کی یاد آ رہی ہے؟ کیونکہ ان کی پہلی Posting تھی۔ تو مرحوم مبارک نے بتایا ایسی بات نہیں۔ جو لوگ نماز پر نہیں آتے جب میں ان کو نماز کا کہنے جاتا ہوں تو وہ میری بات نہیں مانتے اور سب لوگ مجھے چھوٹا سمجھتے ہیں اور میری بات دھیان سے نہیں سنتے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے امام ہمام نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14/مئی 2011ء میں عزیزم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ 4/مئی کو بڑی لمبی علالت کے بعد 42 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اناللّٰہ...... 1989ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے تھے۔ 9 سال تک پاکستان کے مختلف شہروں میں مربی رہے پھر تنزانیہ چلے گئے 1998ء میں۔ 8 سال وہاں خدمات انجام دیں۔ تنزانیہ میں ان کو کینسر ہو گیا تھا۔ وہاں سے وہ واپس پاکستان آئے۔ ان کا علاج ہوتا رہا اور پھر سواحیلی ڈیسک وکالت تصنیف میں کام کیا۔ باوجود بیماری کے بڑی جانفشانی سے کام کرتے رہے اور اس تکلیف کا بھی، بڑی تکلیف دہ تکلیف ہے، بڑے صبر سے مقابلہ کرتے رہے۔ ناشکری یا بے صبری کا کلمہ زبان پر نہ آیا۔ مسکراتے رہتے تھے۔ خندہ پیشانی سے ہمیشہ ہر ایک سے بات کرتے رہے اور موصی تھے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پیچھے رہ جانے والوں کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آخر دم تک خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آسمانی خطاب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مجھے کسی گورنمنٹ کے خطاب کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے وہ خطاب بس ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے دنیا کی بادشاہت سے بدرجہا بڑھ کر میں اس انعام کو سمجھتا ہوں جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے اور ان تمام خطابات سے جو کوئی دنیاوی گورنمنٹ مجھے دے سکتی ہے۔ مسیح موعود کی غلامی کو اعلیٰ خیال کرتا ہوں۔ پس تم اپنے نفس پر میرا قیاس نہ کرو میرے لئے وہ عزت بس ہے جو میرے مولیٰ نے مجھے عنایت فرمائی ہے اور میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کو بھی وہ عزت کا خطاب عطا فرمائے یعنی احمدی ہونے کا جو اس نے ہمیں عنایت فرمایا ہے تا جس طرح وہ روئے زمین کے طاقتور بادشاہوں میں سے ہیں آسمان پر بھی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندوں میں شامل ہوں اور جس طرح زمین کی بادشاہت ان کو عطا کی گئی ہے۔ آسمان کی بادشاہت کے بھی وارث ہوں۔ آمین

(انوار العلوم جلد 2 ص 336)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا طاہر احمد صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5 مئی 2011ء کو بعد نماز ظہر تقریب آمین چک نمبر 332 ج۔ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل بچوں کے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے پر ان کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ سجیل احمد ولد مکرم عقیل احمد صاحب عمر 9 سال، ارسلان طاہر ولد مکرم طاہر محمود سیفی صاحب عمر 6 سال، ثاقب محمود ولد مکرم احسن محمود صاحب عمر 6 سال، عمیر فاروق ولد مکرم فاروق احمد صاحب عمر 8 سال، آمنہ طاہر بنت مکرم طاہر محمود سیفی صاحب عمر 7 سال، ملائکہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب عمر 6 سال، طوبیٰ آصف بنت مکرم آصف احمد صاحب عمر 6 سال، صبیحہ علی بنت مکرم لیاقت علی طاہر صاحب معلم سلسلہ عمر 4 سال۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم لیاقت علی صاحب معلم سلسلہ چک نمبر 332 دھنی دیو کو حاصل ہوئی۔ بچوں سے قرآن کریم خاکسار نے سنا اور آخر پر مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے بچوں میں انعام تقسیم کئے اور دعا کروائی۔ اس بابرکت تقریب کے شرکاء کی کل تعداد 37 تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم راشد محمود صاحب معلم سلسلہ 369 ج۔ب جودھانگری ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ جودھانگری کے 5 بچوں خاور ارسلان ابن مکرم رانا محمد اکمل صاحب بعمر 14 سال، لقمان احمد ابن مکرم رانا محمد اکمل صاحب بعمر 12 سال، احسان احمد ابن مکرم رانا محمد اکمل صاحب بعمر 11 سال، تنزیل احمد ابن مکرم رانا نعیم احمد صاحب بعمر 7 سال، کائنات نعیم بنت مکرم رانا نعیم احمد صاحب بعمر 6 سال نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ ان کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں کو قرآن کریم سوچ سمجھ کر باقاعدگی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزید احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم شہزاد اکبر بٹ صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے فیضان احمد سمیر واقف نو نے بعمر ساڑھے چھ سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ عزیزم کو قرآن پڑھانے کی سعادت مکرمہ روبینہ حنان صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالحنان صاحب کو حاصل ہوئی مورخہ 30 مئی 2011ء کو بعد از نماز عصر گھر میں ہی تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا مکرم خواجہ عبدالسمیع صاحب نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کا نواسہ اور مکرم شاہد اکبر بٹ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کو سمجھ کر باقاعدگی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد اقبال قمر صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی ملیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد صاحب ویزبادن جرمنی نے عمر چھ سال میں اپنی والدہ محترمہ سے عرصہ ایک سال میں قرآن مجید فرقان حمید کا پہلا دور مکمل کیا۔ ویزبادن سنٹر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حلقہ نے بچی سے قرآن پاک کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ مہمانوں کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے علم و عرفان میں ترقی فرمائے اور قرآن کریم کا سچا عاشق بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر شاہ محمد جاوید صاحب نائب امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5/اپریل 2011ء کو خاکسار کی خوشدامن محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد منظور احمد صاحب مرحوم سابق ضلعی و علاقائی امیر کوٹلی و آزاد کشمیر مولا کے حضور ہو گئیں۔ آپ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ نیک دل، سادہ، صاف گو اور حد درجہ پابند صوم صلوٰۃ تھیں۔ محلّہ کے بہت سارے غیر از جماعت بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ ہمدرد اور غریب پرور تھیں۔ توکل علی اللہ کا ایک مثالی نمونہ تھیں۔ خلافت احمدیہ سے نہایت درجہ عقیدت رکھتیں۔ تمام اولاد کو ہمیشہ سچ بولنے اور قیام نماز کی نصیحت کرتی رہیں۔ آپ نے پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی بیٹیوں اور بیٹوں کو مختلف مقامی و ضلعی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں رکھتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام پسماندگان اور ان کی نسل کو ان کے اوصاف حمیدہ اپنانے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میڈکل ڈینٹل انسٹی ٹیوٹ میں

داخلہ کیلئے کاغذات کی تیاری

پنجاب میں موجود گورنمنٹ کے میڈیکل ڈینٹل انسٹیٹیوٹ میں نئے تعلیمی سیشن 12-2011 کا آغاز اگست سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا جو طلباء ان فیلڈز میں اپلائی کرنے کے خواہشمند ہیں ان کو درجہ ذیل کاغذات کی ضرورت ہوگی۔

ڈومیسائل 12 عدد فوٹو کاپیاں (Attested)

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ/کمپیوٹرائزڈ ''ب'' فارم کی فوٹو کاپیاں (Attested)

سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری سکول کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپیاں 12 عدد (Attested)

رزلٹ کارڈ سیکنڈری سکول، ہائیر سیکنڈری سکول (پری میڈیکل) کی فوٹو کاپیاں (Attested)

پاسپورٹ سائز 8 عدد تصاویر

اے لیول، اولیول کرنے والے طلباء آئی بی سی سی سے (Equivalence) سرٹیفکیٹ حاصل کرلیں۔

مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.uhs.edu.pk

یا درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

042-333366 (نظارت تعلیم)

دارالصناعة میں داخلہ

دارالصناعة ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئرکنڈیشننگ۔ 3۔ وڈورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعة ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 2/27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ/ فون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 2 جولائی 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کرلیں۔

(نگران دارالصناعة ربوہ)

جلسہ یوم خلافت

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب سیکرٹری جنرل مجلس نابینا۔ بلائینڈ سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 29 مئی 2011ء کو خلافت لائبریری میں جلسہ یوم خلافت محترم حافظ محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس نابینا کی صدارت میں کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد الیاس اکبر صاحب نے اور دوسری تقریر صدر مجلس نے کی۔ آخر میں خاکسار نے اراکین مجلس کو نصائح کیں اور دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔ دعا صدر مجلس نے کروائی۔

کیپسول ذیابیطس

بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ

خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ

(بکنگ جاری ہے)

047-6212758,0300-7709458

0300-7704354,0301-7979258

ضرورت باورچی وکارکن

نظارت تعلیم کو اپنے ہاسٹل جو کہ لاہور میں واقع ہے۔ اس کیلئے ایک پروفیشنل کک اور ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد ایک سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم بمعہ تصدیق صدر صاحب محلّہ/ امیر صاحب ضلع، دفتر نظارت تعلیم میں جمع کروادیں۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب جٹ دارالیمن غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ابن مہدی صاحب چار پانچ روز سے شدید بخار میں مبتلا ہیں گو طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ سنبھل رہی ہے مگر کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشارت احمد صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد گرامی مکرم حاجی عبدالرشید صاحب بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے علیل ہیں اور صاحب فراش ہیں احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمالک صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ مکرم فاروق احمد صاحب بلوچ دارالنصر شرقی نور ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم اشفاق احمد صاحب بوجہ مرگی بیمار ہیں۔ آج کل بیماری میں شدت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا آفتاب احمد صاحب دارالنصر شرقی نور ربوہ کی اہلیہ مکرمہ روبینہ آفتاب صاحبہ بوجہ شوگر علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و تندرستی سے بھر پور لمبی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ روزنامہ الفضل 3 جون 2011ء میں مکرم عبدالمنان قریشی صاحب آف نیروبی کے عنوان سے مضمون شائع ہوا کہ۔

’’کسوموں جو کینیا کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ اس علاقہ میں ایلڈوریٹ شہر میں اپنے خاندان کی طرف سے ایک بیت الذکر تعمیر کروائی۔‘‘

درست یہ ہے کہ کسوموں اور ایلڈوریٹ دو مختلف شہر ہیں، جو دو الگ الگ صوبوں میں واقع ہیں۔ ایلڈوریٹ شہر صوبہ رفٹ ویلی (Rift Valley) کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جبکہ کسوموں شہر صوبہ نیانزا (Nyanza) کا بڑا شہر ہے۔ بیت الذکر ایلڈوریٹ میں تعمیر کی گئی تھی۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ڈی جی رینجرز اور آئی جی سندھ کو عہدوں سے ہٹا دیا گیا کراچی میں رینجرز کے ہاتھوں نوجوان کے قتل پر سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں وفاقی حکومت نے آئی جی پولیس سندھ فیاض احمد لغاری اور پاک فوج نے ڈی جی رینجرز میجر جنرل اعجاز چوہدری کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا۔

دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کی مالی امداد کیلئے خصوصی فنڈ کا اعلان وزیر اعظم گیلانی نے ملک میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے معصوم اور بے گناہ شہریوں کے خاندانوں کی مالی امداد کیلئے ایک خصوصی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ ابتدائی طور پر اس فنڈ کیلئے حکومت رقم فراہم کرے گی تاہم مخیّر حضرات اور ادارے بھی فنڈز کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پنجاب کو کراچی یا خروٹ آباد نہیں بننے دیں گے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اعجاز چوہدری نے لاہور میں پولیس فائرنگ سے نوجوان کی ہلاکت کے خلاف ازخود نوٹس کیس کی سماعت کے دوران ریمارکس دیئے ہیں کہ پنجاب میں خروٹ آباد اور کراچی جیسے واقعات نہیں ہونے دیں گے۔ پنجاب پولیس جعلی مقابلوں میں بے گناہ شہریوں کی ہلاکت کو روکے وگرنہ عوام اصلی پولیس مقابلوں پر یقین نہیں کریں گے۔ انہوں نے پولیس مقابلوں کی تفصیل طلب کر لی۔

یوٹیلیٹی سٹورز پر 2ارب 20 کروڑ روپے کا رمضان پیکیج دینے کا فیصلہ یوٹیلیٹی سٹورز پر 2ارب 20 کروڑ روپے کا رمضان پیکیج دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کا اعلان اگلے ماہ کیا جائے گا۔ جولائی کے آخر میں رمضان پیکیج پر عمل شروع ہوگا۔

بجلی کی لوڈ شیڈنگ، پٹرول کی قلت برقرار لوگ سراپا احتجاج ملک میں شدید گرمی کے دوران بجلی کی بدترین لوڈ شیڈنگ کے دورانیے میں مزید 2 گھنٹے کا اضافہ ہو گیا ہے اور شہروں اور دیہاتوں میں لوڈ شیڈنگ 12 سے 16 گھنٹے تک پہنچ گئی ہے جس پر لوگ سراپا احتجاج بن گئے جبکہ کئی شہروں میں پٹرول کی قلت برقرار ہے۔ پٹرول بلیک میں 150 سے 300 روپے فی لیٹر تک فروخت ہو رہا ہے۔

پاکستانی ایٹمی ہتھیاروں میں چین معاون امریکی سینیٹر جم ویپ نے تھنک ٹینک سے خطاب میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان چین کی مدد کے بغیر کبھی بھی ایٹمی ہتھیار حاصل نہیں کر سکتا تھا، چین کے پاکستان کے ساتھ دیرینہ تعلقات قائم ہیں۔ جم ویپ نے کہا کہ امریکہ اور عالمی برادری کو چین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے کہ وہ عالمی معاملات کے حل میں اپنا کردار ادا کرے۔

کراچی، فائرنگ واقعات میں مزید 18 افراد ہلاک، کشیدگی شہر قائد کراچی میں فائرنگ کے مختلف واقعات میں مزید 18 افراد ہلاک ہوگئے۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے جس سے کشیدگی کی فضاء قائم ہے۔ کاروباری، تجارتی مراکز، ٹرانسپورٹ بند اور لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ صرف اورنگی ٹاؤن کے مختلف علاقوں میں ہلاکتوں کی تعداد 10 ہوگئی ہے۔

پاک بھارت سیکرٹریز خارجہ مذاکرات

پاک بھارت سیکرٹریز خارجہ مذاکرات کیلئے ایجنڈا مرتب کر لیا گیا ہے جس میں مسئلہ کشمیر، دہشت گردی، ممبئی حملہ کیس تحقیقات پر تبادلہ خیال ہوگا۔ تاحال پاک بھارت مذاکرات کی تاریخوں کو حتمی شکل نہیں دی گئی۔

رواں صدی کے اختتام تک قدرتی آفات سے 20 کروڑ افراد بے گھر ہو سکتے ہیں

ایک رپورٹ کے مطابق ہماری زمین گلوبل وارمنگ اور ماحولیات سمیت کئی خطرات میں گھری ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے انسان نے زمین کے ماحول کو 2 صدیوں میں اتنا بدل دیا ہے جتنا قدرتی طور پر 20 سالوں میں نہیں بدلا۔ رواں صدی کے اختتام تک قحط، سیلاب اور قدرتی آفات کے نتیجے میں 20 کروڑ افراد بے گھر ہو سکتے ہیں۔ 1750ء سے دنیا میں گرمی کا باعث بننے والی سب سے بڑی گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں 26.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اگر مذکورہ گیس کے اخراج کا موجودہ تناسب برقرار رہا تو موجودہ صدی کے اختتام تک فضا میں اس کی مقدار میں مزید 84 فیصد اضافہ ہو جائے گا اور زمین کے درجہ حرارت میں مزید 11 فارن ہائیٹ اضافہ ہو جائے گا۔ جس سے مچھلی کی پیداوار متاثر ہو گی۔ رپورٹ کے مطابق موسمی تغیرات سے تمام خصوصاً غریب ممالک سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیو پیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FR-10